عبداللطیف خالد چیمہ

اِسلامی سزاؤں کے خلاف مہم!

قرآنی و اسلامی سزاؤں کے خلاف مہم میں شدت آتی جارہی ہے، آج کے عالمی تناظر میں اگر ہم جائزہ لیں تو ہمارے سامنے جو منظر ابھر کر آتا ہے، وہ یہ ہے کہ یہود و نصاریٰ مسلم ممالک کے بچے کھچے نظریاتی تشخص کو ختم کر کے اپنی مرضی کے قوانین اور اپنا کلچر و تہذیب ہم پر مسلط کرنا چاہتے ہیں، معیشت و سیاست میں بالا دستی کے ساتھ ساتھ وہ ہمارے عقیدے پر بھی وار کرنا چاہتے ہیں اور بات دور تلک نظر آرہی ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ جب قانون توہین رسالت کے خلاف ملکی و عالمی مہم اپنا ہدف حاصل نہ کر سکی تو سرے سے سزائے موت کے خلاف مہم کو تیز کر دیا گیا،

''یورپین پارلیمنٹ میں انسانی حقوق، سلامتی و دفاعی امور، بین الاقوامی تعلقات و ترقیاتی امور پر وسیع تجربے کی حامل پُرتگال سے تعلق رکھنے والی سوشلسٹ رکن اینا گومیز کی قیادت میں پولش ممبر آندرے گرب پر مشتمل دو رکنی وفد اپنے مطالبات لے کر 26/ اگست کو تین روزہ دورے پر اسلام آباد پہنچا، وفد نے صدر، وزیر اعظم اور سول سوسائٹی کے ارکان سے ملاقاتیں کر کے مطالبہ کیا کہ پاکستان میں سزائے موت ختم کر دی جائے۔ علاوہ ازیں یورپین یونین پاکستان سمیت دنیا بھر میں کسی بھی شخص کو موت کی سزا دینے کی سخت مخالف ہے اور اقوامِ متحدہ جنرل اسمبلی میں اِس سلسلے میں پیش کی گئی قرارداد کی بھرپور حمایت کر چکی ہے۔'' (خلاصہ خبر روزنامہ ''دنیا'' لاہور بابت 21/ اگست 2013ء)

صورتحال کی سنگینی اور دینی جماعتوں کے قابل احترام رہنماؤں کی تفہیم کے لیے ہم مزید یہ خبر نقل کر رہے ہیں۔

''اسلام آباد (طاہر خلیل) پاکستان کو سیکولر ملک بنانے اور شعائر اسلامی کا مذاق اڑاتے ہوئے نام نہاد یورپی دانشوروں کا ایجنڈا سامنے آگیا۔ برسلز میں کام کرنے والے یورپی ملکوں کے ادارے انٹرنیشنل کرائسس گروپ (آئی سی جی) نے آئین سے اسلامی احکامات پر مبنی شقیں ختم کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ جمعہ کو آئی سی جی کی ایشیاء رپورٹ نمبر 249 کا مسودہ جاری کیا ہے۔ جس میں پاکستانی پارلیمان کو ''بااختیار'' بنانے کے نام پر نئی آئینی ترامیم کی تجاویز پیش کی گئی ہیں اور حکومت سے کہا ہے کہ پاکستانی پارلیمنٹ پر یہ پابندی ختم کی جائے کہ وہ خلاف اسلام قانون وضع نہیں کر سکتی، اس ضمن میں آئین کا آرٹیکل 227 کالعدم قرار دینے پر زور دیا گیا ہے۔ حکومت سے مزید کہا گیا کہ وفاقی شرعی عدالت کو ختم کیا جائے کیونکہ آئی سی جی کے مطابق وفاقی شرعی عدالت کے قیام سے مقنّنہ کمزور ہوگئی ہے۔ انتخابی امیدواروں کی اہلیت اور نااہلیت سے متعلق آئین کے آرٹیکل 62 اور 63 میں مندرج احکام اسلامی اور اخلاقیات کے حوالے سے تمام احکامات ختم کرائے جائیں۔ ایک اور آئینی ترمیم منظور کر کے پارلیمنٹ کا دائرہ اختیار فاٹا تک بڑھا دیا جائے۔'' (روزنامہ ''جنگ'' راولپنڈی 21۔ ستمبر 2013ء)

ایک پر امن معاشرے کا تصور سزا کے خوف کے بغیر ممکن نہیں ہے، پھر خالقِ کائنات نے انصاف کے تقاضوں

کے مطابق جو سزائیں مقرر فرمائیں اور خلافت اسلامیہ میں جن سزاؤں پر عمل ہوا اُنہی سے مظلوموں کی دادرسی ہوئی اور ظالم اپنے انجام کو پہنچے۔ سزائے موت قرآنی قانون ہے۔ امریکی تابعداری اور عالمی سامراجی ایجنڈے کی روشنی میں اِس سزا کے خلاف ہمارے حکمرانوں اور سیاستدانوں کی ہرزہ سرائی فکری اِرتداد ہے جو قراردادِ مقاصد اور دستور پاکستان کی نفی اور قیام ملک کے اساسی نظریے سے صریحاً غداری ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ البقرہ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

''مومنو! تم کو مقتولوں کے بارے میں قصاص یعنی خون کے بدلے خون کا حکم دیا جاتا ہے'' اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''دین اسلام سے نکل جانے والے (مرتد) کو قتل کرو!

اخباری اطلاعات کے مطابق سزائے موت کا قانون ختم کرنے کے لیے مرکز نے صوبوں سے تجاویز طلب کی ہیں اور نئے قانون کا مسودہ تمام صوبائی حکومتوں کو ارسال کر دیا گیا۔ (روزنامہ ''اسلام'' لاہور 12۔ستمبر 2013ء)

ہماری رائے میں آئینی و قانونی طور پر مرکزی حکومت صوبائی حکومتوں سے یہ رائے مانگنے کی مجاز ہی نہیں اس کے برعکس قراردادِ مقاصد کے علاوہ آئین میں ایسی شقیں شامل کی گئی ہیں جو پاکستان کو ایک خالص اسلامی فلاحی ریاست بنانے کے لیے بنیاد فراہم کرتی ہیں۔ دستور پاکستان دین اسلام کو ریاست کا سرکاری مذہب قرار دیتا ہے اور آئین کے آرٹیکل 31۔ میں درج ہے کہ ''پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی اسلام کے بنیادی اصولوں اور اساسی تصورات کے مطابق مرتب کرنے کے قابل بنانے کے لیے اور انہیں ایسی سہولتیں مہیا کرنے کے لیے اقدامات کئے جائیں گے۔ جن کی مدد سے وہ قرآن پاک اور سنت کے مطابق زندگی کا مفہوم سمجھ سکیں۔ پاکستان کے مسلمانوں کے بارے میں مملکت مندرجہ ذیل کے لیے کوشش کرے گی۔

☆ قرآن پاک اور اسلامیات کی تعلیم کو لازمی قرار دینا ☆ عربی زبان سیکھنے کی حوصلہ افزائی کرنا اور اس کے لیے سہولت بہم پہنچانا اور قرآن پاک کی صحیح اور من وعن طباعت و اشاعت کا اہتمام کرنا''

اِندریں حالات دینی جماعتوں، مذہبی رہنماؤں اور محبّ وطن حلقوں کو سزائے موت کو ختم کرنے کی مہم کے خلاف نبرد آزما ہو جانا چاہیے اور اس کام کے لیے رائے عامہ کو بیدار اور منظّم کرنے کے لیے جدوجہد کے ساتھ ساتھ مقتدر حلقوں کو صورتحال کی سنگینی کا احساس دلانے کے لیے مؤثر کردار ادا کرنا چاہیے۔

اِسلامی نظریاتی کونسل اور قانون تحفظ ناموس رسالت:

اسلامی نظریاتی کونسل 1973ء کے آئین کی رو سے ایسا آئینی ادارہ ہے جس کا ذکر آئین کے آرٹیکل 227 تا 231 میں موجود ہے اور اس کا مقصد ایسی سفارشات تیار کرنا ہے جن کے ذریعے مسلمان اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزار سکیں۔

18 ر ستمبر 2013ء کو الیکٹرانک میڈیا اور 19 ر ستمبر کے قومی اخبارات میں اسلامی نظریاتی کونسل کے ایک رکن کے حوالے سے خبر نشر ہوئی کہ

''اسلامی نظریاتی کونسل کے اجلاس میں یہ سفارش کی گئی ہے کہ توہین رسالت کے قانون کو چھیڑے بغیر ایک نیا قانون بنایا جائے تا کہ غلط الزام لگانے والے کو بھی سزا دی جاسکے کیونکہ توہین رسالت کا جھوٹا الزام لگانے والا دراصل توہین رسالت ہی کا مرتکب ہوتا ہے''۔

بادی النظر میں اِس تجویز کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ کسی نہ کسی حیلے بہانے سے قانون تحفظ ناموس رسالت کو غیر مؤثر کر دیا جائے۔

☆ کیونکہ اِس طرح تو کوئی مدعی ایف آئی آر کے اندراج کے لیے پولیس اسٹیشن کا رُخ نہیں کرے گا۔

☆ جھوٹا مقدمہ درج کرانے پر پہلے سے ایک سزا موجود ہے اُس کے ہوتے ہوئے یہ تجویز کوئی اپنا الگ ایجنڈا رکھتی ہے۔

اس صورتحال پر مختلف مکاتب فکر کا فوری ردِ عمل سامنے آیا اور بعدازاں کونسل کے چیئرمین مولانا محمد خان شیرانی کے بیان سے صورتحال میں بہتری آئی یا لائی گئی جو بہر حال خوش آئند ہے!

اسلام آباد (نمائندہ جنگ) اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین مولانا محمد خان شیرانی نے کہا ہے کہ تحفظ ناموس رسالت قانون میں کسی ترمیم کی ضرورت نہیں ہے اگر کوئی شخص اس قانون کا غلط استعمال کرتا ہے تو اس کی سزا کا قانون پہلے سے موجود ہے۔ وہ پیر کو پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ گزشتہ ہفتے ہوئے اجلاس کے فیصلہ سے متعلق وضاحت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص غلط شہادت دے تو اس کے خلاف دفعہ 194 کے تحت کارروائی کی جاسکتی ہے اور کوئی دعویٰ ہی غلط دائر کرے تو اس کے خلاف دفعہ 211 کے تحت کارروائی کی جاسکتی ہے یہ دونوں قوانین ایسے ہیں جن کی مدد سے تمام قوانین کا غلط استعمال روکا جاسکتا ہے۔ یہ فیصلہ جج کو کرنا ہے کہ شہادت غلط ہے یا دعویٰ غلط ہے اور وہ اس کے مطابق سزا دینے کا اختیار رکھتے ہیں لہٰذا تحفظ ناموس رسالت کے قانون کا غلط استعمال روکنے کے لیے تحفظ ناموس رسالت کے قانون میں ترمیم کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ مطالبہ جج سے کیا جاسکتا ہے کہ دعویٰ غلط کیا گیا ہے''

(روزنامہ ''جنگ'' لاہور بابت 24۔ستمبر 2013ء)

تحریک انصاف اور قانون توہین رسالت:

سیکولر اِنتہا پسند ملک کی نظریاتی شناخت کو ختم کرنے کے لیے اپنے ''حقیقی'' ایجنڈے پر دن رات کام کر رہے ہیں اور اسلامی سزائیں تختۂ مشق بنی ہوئی ہیں،

24 ر ستمبر 2013ء بدھ کو قومی اسمبلی میں تحریک انصاف نے توہین رسالت پر نظر ثانی کا مطالبہ کیا۔ 25۔ستمبر کے قومی اخبارات کے مطابق تحریک انصاف کے صدر جاوید ہاشمی نے کہا کہ ''توہین رسالت قانون ہم نے غلط بنایا تھا، اس قانون

سے بہت سے بے گناہ لوگ جیلوں میں بند ہیں، اس پر نظر ثانی کی جائے۔ ہمارے ملک کی اقلیتوں نے پاکستان کے خلاف کبھی بات نہیں کی''۔ تحریک انصاف کی ڈاکٹر شیریں مزاری نے کہا کہ پارلیمنٹ کو بے گناہ غیر مسلموں کو جیلوں سے نکالنے کے لیے توہین رسالت کے قانون میں موجود سقم دور کرنا ہوں گے'' (روز نامہ ''ایکسپریس'' لاہور)

''جاوید ھاشمی نے کہا کہ یہ ایک غلط قانون ہے اور جب یہ قانون بنایا گیا تو میں نے نہ صرف اس کی مخالفت کی بلکہ اس کے خلاف ووٹ ڈالا (روز نامہ ''اسلام'' لاہور)

اخباری اطلاعات کے مطابق جماعت اسلامی کے رکن قومی اسمبلی صاحبزادہ یعقوب خان اور آزاد رکن جمشید دستی نے تحریک انصاف کے مؤقف کی مخالفت کی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمان اور پاکستانی ہونے کے باوجود پاکستان کی اکثر سیاسی جماعتیں دین دشمنی اور وطن فروشی میں ایک ہیں۔ قادیانی ایلیمنٹ مختلف مقتدر سیاسی جماعتوں میں موجود ہے اور یہ اُسی ایلیمنٹ کی نحوست ہے کہ محسنِ انسانیت جناب محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب رسالت وختم نبوت کے تحفظ کے لیے بنائے گئے قوانین کو غیر مؤثر اور ختم کرانے کی بات کی جارہی ہے۔ توہین رسالت کے قانون کو ختم کرنے کا مطالبہ کفر وارتداد پروری ہے۔ تحریک انصاف کی سیکرٹری اطلاعات شیریں مزاری کا تو یہی وطیرہ ہے اور وہ شفقت محمود سے مل کر اسی ایجنڈے پر کام کررہی ہیں، لیکن جاوید ھاشمی کو نہ جانے کیا ہُوا، پھر حد ہوگئی ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ ''میں نے اِس قانون کے خلاف ووٹ دیا تھا''

ھاشمی صاحب کی خدمت میں ہم اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ ؎

حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے

محمد ارشد چوہان کی رِحلت:

15 رستمبر 2013ء اتوار کو بھائی محمد ارشد چوھان انتقال فرما گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ 1970ء کی دہائی میں مدرسہ تجوید القرآن چیچہ وطنی میں حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفۂ مجاز حضرت پیر جی عبداللطیف رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ کے پاس بیٹھ کر تعویز لکھ کر دینے والے نوجوان ''خلیفہ محمد ارشد'' کے نام سے مشہور تھے، حضرت پیر جی عبدالعلیم شہید کے توسط سے ہماری اُن کی دوستی ہوگئی، عزیزم محمد آصف چیمہ کے ساتھ انہوں نے تحریک طلباء اسلام کے پلیٹ فارم سے سرگرمیوں کو عروج بخشا، پھر مجلس احرارِ اسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے کام کو منظّم کرنے کے لیے اپنی بہترین صلاحیتوں کو برؤے کار لائے، دارالعلوم ختم نبوت اور جماعت کے اداروں کو توانائی بخشی حسابات اور تعمیرات کے نظام کو منظّم کیا، میرے کئی ذاتی امور میں بھرپور معاونت بلکہ نگرانی کرتے، چناب نگر کے امور خصوصاً سالانہ ختم نبوت کانفرنس کو منظّم کرنے کے لیے فکرمند رہتے، 15۔ستمبر عشاء سے قبل رانا قمرالاسلام کے مکان پر حکیم سید منظور احمد شاہ کے ہمراہ معمول کی گپ شپ کی، نماز عشاء کھجور والی مسجد میں ادا کی گھر آئے کھانا کھایا اور سینے میں درد محسوس ہوئی، بیٹے ہسپتال لے گئے اور آدھ پون گھنٹے میں جان جان آفریں کے سپرد کردی، ؎